حضرت بل درگاہ کا المیہ

بھارت کے سنجیدہ اہل علم نے بار بار یہ کہا ہے کہ منجوداڑو اور ہڑپہ عہد سے لے کر موجودہ زمانہ تک بھارت کے قومی ورثہ نے ہمیں برابر اس روایت کو یاد دلایا ہے کہ مثالی اور عظیم انسان وہ ہے، جس نے اپنے اندر بپا جنگ میں مادے کو شکست دے کر روح کی برتری اور سیادت کو قائم کیا ہے۔

ان حضرات کا مزید کہنا ہے کہ صدیوں سے مہاویرا اور بدھا سے لے کر آج تک ویوکانندا، راما کرشنا اور مہاتما گاندھی نے اس روایت کو زندہ رکھا ہے، اس روایت پر بھارت کے اہل علم کو اس قدر ناز ہے کہ ڈاکٹر رادہا کرشنا اور ویوکانندا نے اپنی تحریروں میں سیکولرازم کو بھی ایک خوب صورت روحانی پری، کی شکل میں دیکھا ہے، لیکن یہ دیکھ کر انتہائی دکھ ہوتا ہے کہ مہاویرا، بدھا، چشتی، نانک اور راما کرشنا کے بھارت میں آج اسی روایت کو پامال کیا جارہا ہے، دسمبر ۱۹۹۲ء میں اجودھیا میں بابری مسجد کا المیہ پیش آیا۔ جس کے زخم ابھی تازہ تھے کہ حضرت بل درگاہ کا المیہ پیش آگیا ہے۔ جس پر پوری وادی کشمیر پر درد والم کی ایک تاریک رات چھا گئی ہے۔ اور اس رات کی طنابوں کو تشدد، جبر اور استبداد کی "پائے چوبین" سے باندھا جارہا ہے۔ تاکہ سحر طلوع نہ ہو، لیکن کیا کبھی ایسا ہوا ہے؟ آج بھارتی حکومت کشمیر کے بارے میں جو دعوے کر رہی ہے، یہی دعوے فرانس، الجزائر کے بارے میں کیا کرتا تھا۔

صد افسوس! بھارت کی موجودہ حکومت نہ تو اپنی صدیوں پرانی روایات کا پاس کر رہی ہے اور نہ ہی عہد حاضر کی آواز سن رہی ہے۔ ہمارے سامنے سویت یونین جیسی عالمی

طاقت نے۔جس نے ادھر ستر سال سے پوری دنیا میں ہنگامہ بپا کر رکھا تھا، اور صدیوں پرانے انسانی تصورات کو تاریخ کے کباڑ خانے میں پھینک دیا تھا۔ آج وقت کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہیں اور اس کے جنازے پر کوئی آنسو بہانے والا نہیں۔

کشمیر میں آج بھارتی حکومت جو کچھ کر رہی ہے، اس کے دفاع میں پوری مسلم دنیا کو بھارت کا اقتصادی بائیکاٹ کرنا چاہیے اور بلند بانگ دعوؤں پر وقت ضائع کیے بغیر اس سمت میں بہت جلد کوئی مثبت قدم اٹھانا چاہیے۔ہم یہاں اپنے اہل وطن سے بھی بصد ادب التماس کریں گے کہ وادی کشمیر میں بھارتی حکومت جبر و استبداد کی راہ پر چلتی ہوئی خواہ کتنی ہی آگے نکل جائے ہمیں اپنے معزز شہریوں کے مال و جان اور عزت و ناموس کا ہر قیمت پر دفاع کرنا چاہیے، بھارتی حکومت کی غلطیوں کی ذمہ داری کسی صورت میں بھی پاکستان کے ہندو شہریوں پر ڈالی نہیں جاسکتی، اگر کسی طرف سے ایسی غیر اخلاقی، غیر انسانی حرکت کی گئی، تو یہ حرکت ہماری اپنی اخلاقی، روحانی اور مذہبی روایات کو پامال کرنے کی ایک ناکام کوشش ہو گی۔

فرانس کے ایک معروف فلسفی رینے گینوں نے اپنی کتاب "جدید دنیا کا بحران" میں لکھا تھا کہ کیا مشرق، جو مغرب کے زیر اثر ہے، کسی بحران کا شکار ہو گا، یا مغرب، جس کے مقدر میں اب تنزل ہے، اپنے انحطاط و ادبار میں مشرق کو بھی اپنے ساتھ لے ڈوبے گا؟ ہمیں اس بات کا علم نہیں کہ مغرب، مشرق کو لے کر غرق سمندر ہو گا یا نہیں، البتہ مشرقی ملکوں اور خاص طور پر جنوب ایشیا کے ملکوں کی باہمی کشمکش ان ملکوں کے لیے تباہی کا باعث یقیناً بنے گی۔افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ بھارتی حکومت کی حالیہ پالیسی، جنوب ایشیاء کے غریب ملکوں کی مصیبتوں میں مزید اضافہ کریگی، جس سے اس علاقے کے تمدن، روایات اور امن و آشتی کو خوف ناک خطرے سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اگر بھارتی حکومت اس گناہ کو

اپنے سر لینا نہیں چاہتی، تو پھر اسے .... مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لیے باوقار طور پر آگے بڑھنا چاہیے۔

(رشید احمد جالندھری)